علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ باز

غیر محرم کے ساتھ سفر
اور
پردہ کے احکامات

ناشر
محمد صدیق کرنائی
سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں کشمیر
جمعیۃ منزل ۔ بریرشاہ ۔ سری نگر کشمیر ۱۹۰۰۰۶

برائے مفت تقسیم

علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ باز

غیر محرم کے ساتھ سفر
اور
پردہ کے احکامات

ناشر
محمد صدیق کرنائی
سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں کشمیر
جمعیۃ منزل ۔ بربرشاہ ۔ سری نگر کشمیر ۱۹۰۰۰۶

برائے مفت تقسیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس رسالہ میں سفر اور پردہ کے مسائل کا ذکر ہے

یہ کتابچہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے ہر اس مسلمان کے لیے ہے جو بھی اس کو دیکھنا چاہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق دے اور مجھے اور سب کو ذلت اور ندامت کے اسباب سے محفوظ رکھے۔ آمین

امّا بعد! اے مسلمانو! تم پر مخفی نہیں ہے جو شہروں میں عام مصیبت زیادہ تر عورتوں کے بناؤ سنگار کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اور عورتوں کا اپنے غیر محرموں کے ساتھ اور غیر محرم مردوں سے پردہ نہ کرنا ہے اور زیادہ ظاہر کرتی ہیں اپنی ان زینتوں کو جن کا ظاہر کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس میں شک نہیں کہ یہی چیزیں بڑی بڑی برائیوں کا سبب بنتی ہیں ظاہراً بے حیائی اس وجہ سے پھیلتی ہے اور یہی مصائب و مشکلات کا دروازہ کھولنے کے بہت بڑے سبب بنتے ہیں، ظاہری بے حیائی، جرائم کا ارتکاب، حیا کی کمی، فساد کا عام ہونا یہ بناؤ سنگار اور زیادہ ریل پیل کا نتیجہ ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے احمقوں کے ہاتھوں کو پکڑو اور اپنی عورتوں کو ایسی چیزوں سے روکو جن کا مرتکب ہونا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ان پر چادر اور چار دیواری کو لازم کر دو اور ان کو اللہ برتر و بالا ذات کے غضب اور اس کے عذاب سے ڈراؤ بلاشبہ نبی علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوا المنکر فَلَم یغیروا اَوْشَکَ اَن یعمھم اللہ بعقابہ بیشک لوگ جب بُری بات کو دیکھتے ہیں تو اس کو بدلتے نہیں ہیں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنے عذاب کو عام کر دے

تحقیق اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب (قرآن) میں ارشاد فرمایا ہے!

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

ترجمہ: حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پاک سے ایسے لوگوں پر لعنت کی گئی (جن کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا) کفر، نافرمانی اور حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے کی وجہ سے اور برے کام دیکھ کر برائی سے روکتے نہیں تھے اور خود بھی مرتکب ہوتے یہ بہت ہی بری حرکت تھی۔ (القرآن)

مسند وغیرہ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نیکی کا ضرور حکم دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا، بے وقوف کے ہاتھوں کو پکڑتے حق پہ اتراتے رہنا ورنہ اللہ تعالےٰ تمہارے بعض کے دل کو بعض دل سے ماریں گے پھر تم پہ ایسے ہی لعنت کی جائے گی جیسے کہ گزشتہ لوگوں پہ کی گئی۔

آپؐ نے صحیح سچ فرمایا ہے مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔ تم میں سے جو بھی برائی کو دیکھے اسے چاہیئے کہ اس برائی کو اپنے ہاتھ سے روکے (بدلے) اگر ہاتھ سے روکنے (بدلنے) کی طاقت و صلاحیت نہیں رکھتا تو زبان سے اس برائی کو اچھائی میں تبدیل کردے اگر ایسے بھی نہیں کر سکتا تو پھر کم از کم اتنا تو ہو کہ اس سے نفرت کرے۔ یہ آخری بات کمزور ایمان والے کی علامت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے ان کو گھر میں رہنا لازم قرار دیا ہے اور ان کو بناؤ سنگار اور مردوں کے ساتھ نرمی کی باتیں کرنے سے بھی روکا ہے ان کو فساد سے بچانے کے لیے ان سب چیزوں سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ یہ باتیں فتنے کے اسباب ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ!

اے نبیؐ کی بیبیو! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم خدا سے ڈرتی ہو تو غیر مردوں سے دبی زبان (باریک آواز) سے بات نہ کرو (ایسا کروگے) تو جس کے دل میں کھوٹ ہے (بدکاری، فسق و فجور، بدنظری کا) اس کو لالچ پیدا ہوگی اور کھری کی کھری صاف بات کیا کرو (القرآن سورہ احزاب آیت نمبر ۲۲)

اور اپنے گھروں میں جمی رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار (مردوں کو) دکھاتی نہ پھرو اور نماز کو درستی کے ساتھ ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ کی بات مانتی رہو (سورہ احزاب آیت نمبر ۲۲)

اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے ان آیتوں میں نبی کریم علیہ السلام کی بیبیوں کو جو کہ مومنوں کی مائیں ہیں دیگر عورتوں سے بلند مقام رکھتی ہیں دوسری عورتوں کی بہ نسبت غیر مردوں کے ساتھ نرمی کی بات کرنے سے بھی طاہرہ ہیں۔

نرمی کی بات کیا ہے؟

ایسی بات جس میں شیرینی (مٹھاس، دلکشی) پائی جاتی ہو ایسی باتوں سے اس لیے منع کیا ہے کہ جس دل میں بے حیائی کی کھوٹ ہو وہ یہ خیال نہ کر بیٹھے کہ اس کو کبھی ایسا موقع مل جائے گا جس میں وہ اپنے دل کی بیماری (شہوت) کو بجھا سکے گا۔ عورتوں کو اپنے گھروں کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے اور بناؤ سنگار کرنے سے روکا گیا ہے جیسا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں کیا کرتی تھیں۔

تبرّج جاہلیّت

زینت اور حُسن ظاہر کرنا، مثلاً سر، چہرہ گردن، چھاتی، بازو، پنڈلیوں اور ان جیسی اور چیزوں کو ظاہر کرنا بڑے فساد اور عظیم فتنے کا سبب بنتے ہیں۔ آدمیوں کے دل کو زنا جیسے شنیع فعل کی طرف متحرک ہونے کا سبب بنتی ہیں۔

جب اللہ تعالےٰ اُمّہات المومنینؓ کو ان فعلوں سے ڈرا رہے ہیں باوجود ان کی صلاحیتوں ایمانداری، عفت اور پاکدامنی کے تو ان کے علاوہ دوسری عورتیں زیادہ حقدار ہیں کہ ان کو ایسے فتنوں کا سبب بننے سے ڈرایا اور خوف دلایا جائے۔

ہم سب کو اللہ تعالےٰ ان گمراہ کن فتنوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

یہ حکم امہات المومنین اور دیگر تمام مسلمان عورتوں پر عمومیت کے لحاظ سے برابر ہے اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالےٰ کا فرمان (وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ) نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو۔ یہ حکم اور احکام نبی علیہ السلام کی بیبیوں اور دیگر عورتوں کے لیے عام ہیں۔ اللہ احکم الحاکمین ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِکُمْ اَطْھَرُ لِقُلُوْبِکُمْ وَقُلُوْبِھِنَّ اور جب تم ان سے کسی معاملہ میں سوال کرو تو پردے کے ورے کیا کرو کیونکہ ایسا کرنا تمہارے اور ان کے دلوں کو زیادہ طہارت بخشنے والا کام ہے۔

یہ آیت کریمہ عورتوں کو غیر محرم مردوں سے پردہ کرنے اور چھپ کر رہنے پر وجوب اور نص صریح ہے۔

تحقیق اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں واضح کیا ہے کہ پردہ کرنا مردوں اور عورتوں کے دلوں کو پاکیزہ رکھنے والا ہے فحاشی اور بے حیائی اور ایسے اسباب سے دور رکھنے والا ہے اللہ تعالےٰ اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ عورت کے لیے سفر اور پردہ کا نہ کرنا خباثت اور نجاست ہے۔ جبکہ پردہ کرنا طہارت وسلامتی ہی سلامتی ہے۔

اے مسلمانو کی جماعت! تم ادب سکھاؤ اللہ تعالےٰ کے ادب سے اور اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطیع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں پر پردہ لازم کردو کیونکہ وہی پاکدامنی کا سبب اور نجات کا وسیلہ اور پردہ میں ہی سلامتی ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ اے نبی علیہ السلام اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدیجیے (جب وہ راستہ میں نکلیں تو) اپنی چادروں کے گھونگھٹ اپنے اوپر ڈال لیا کریں اس سے امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور ان کو کوئی نہیں چھیڑے گا اور اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

جلابیب جمع جلباب کی ہے جلباب اس چادر کو کہا جاتا ہے جو عورت پردہ کے لیے اپنے سر پر ڈالتی ہے اور پردہ کرنے کا حکم اللہ تعالےٰ نے تمام مومنوں کی عورتوں کو دیا ہے کہ وہ اپنی چادر سے اپنے چہرے بال اور زیبائش کے اعضاؤں کو ڈھانپ لیا کریں اس لیے بھی کہ پردہ کرنے سے پہچان لیا جائے کہ یہ عورت آزاد با پردہ عصمت و عزت والی ہے وہ خود بھی فتنے سے بچے گی اوروں کو بھی محفوظ کرے گی، حضرت علی بن ابی طلحہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لیے اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو اپنی چادر کے ساتھ اپنے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ کھول لیا کریں۔

محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سلمان سے اللہ تعالےٰ کے فرمان یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا پس وہ اپنے چہرے اور سر کو ڈھانپ لیں اور بائیں آنکھ کو ننگا رکھ لیں۔۔

پھر اللہ تعالےٰ اپنے حکم کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ پردہ کے حکم سے پہلے جو کسی سے تقصیر ہو گئی ہو وہ میں (اللہ) معاف کر دوں گا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ وَاللّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْہِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَہُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَۃٍ وَاِنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّہُنَّ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وہ عورتیں جو اپنے گھروں میں بیٹھ رہنے والی جو نکاح کرنے سے ناامید ہو چکی ہوں یعنی اگر بوڑھی عورتیں پردہ نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اپنے چہرے اور ہاتھ سے پردہ اُٹھا کر چلیں۔ شرط یہ ہے کہ وہ بناؤ سنگار کر کے نہ نکلیں اور اگر وہ بڑھاپے میں بھی بچاؤ کریں تو یہ ان کے لیے اور بہتر ہے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس عورت نے زیب و زینت (باوجود بوڑھی ہونیکے کی) پھر اس کے لیے وہی حکم برقرار ہے کہ وہ اپنے چہرے سر بال اور ہاتھوں کو چھپا کر چلے، اگر ایسا نہیں کرے گی تو گنہگار ہو گی اگرچہ وہ بوڑھی کیوں نہ ہو۔ کہ جس وجہ سے پردے

کا حکم (اسکے بڑھاپے کی وجہ سے) اُٹھا لیا تھا کہ اب اسے کوئی خطرہ نہیں اور نہ ہی وہ بناؤ سنگار کرے گی جو اصل فتنے کی جڑ ہے لہٰذا اس چیز کا اس نے لحاظ نہ رکھا کہ برابر زیب و زینت کر کے لوگوں کے سامنے فتنے کا سبب بنتی رہی تو اب اس کی اس زیب و زینت کی وجہ سے پہلا حکم برقرار ہے کیونکہ اگر بوڑھی عورت فتنے کا سبب بننے سے نہیں رک سکتی اور اس سے بُرائی کا ڈر ہے تو لامحالہ نوجوان خوبصورت لڑکیوں سے ضرور فتنے پڑیں گے جس کا بلاشبہ بڑا گناہ ہے اور اس سے بڑھ کر بہت بڑے فتنے کے پھیلنے کا ڈر ہے۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے بوڑھی عورتوں کے لیے یہ بھی شرط لگا دی ہے کہ جب وہ نکاح کرنے سے نا امید ہو گئی ہوں) یعنی نکاح کے قابل نہ ہوں) ہاں اگر وہ نکاح کے قابل ہیں تو ضروری ہے کہ نکاح کی خواہش اسے زیب و زینت کرنے پر مجبور کرے گی۔ پس اس کو پردہ اُٹھانے کا اس لیے حکم دیا ہے تاکہ خود بھی فتنہ سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے آیت کریمہ کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر اپنا بچاؤ کریں یہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ بناؤ سنگار نہ کریں۔

اس حکمِ خداوندی سے کپڑے کے ساتھ پردہ کرنے کی برتری ظاہر ہوئی اگرچہ وہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہو اور پردہ کرنا ان کے لیے نہ کرنے سے بہتر ہے۔

پس واجب ٹھہرا یہ کہ اگر پردہ اور بچے رہنا زینت کے اظہار کرنے سے تو یہ بہتر ہو گا نوجوان لڑکیوں کے لیے اور ان کو فتنے سے دور رکھنے کا سبب ہو گا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ وَاَطْهَرُ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۔ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ

اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا
مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ
اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضْرِبْنَ
بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ
جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ: اے میرے رسول کائنات کے مومنوں کو حکم دے دو کہ وہ اپنی نظروں کو جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ایسے کرنا ان کے لیے عمدہ بات ہے اور وہ جو کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کو اس کی خبر ہے۔

اے میرے پیغمبر مومنہ عورتوں کو بھی حکم سنا دو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اپنا سنگار نہ دکھائیں مگر اس کی اجازت ہے جو ظاہر ہو۔ اور چاہیے کہ ڈھانپیں اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر اور اپنا پوشیدہ سنگار کسی کو نہ دکھائیں مگر اپنے خاوندوں کو اپنے باپوں کو اپنے سسروں کو یا اپنے بیٹوں کو یا اپنے خاوند کے بیٹوں کو یا اپنے بھائیوں کو یا اپنے بھتیجوں کو یا اپنے بھانجوں کو اور اپنے (دین والی) عورتوں کو یا اپنے غلاموں کو یا اپنے گھر کا کام کاج کرنے والے مردوں کو جن کو عورت کی خواہش نہیں یا ان لڑکوں کو جو عورتوں کے بھید سے آگاہ نہیں ہیں اور اپنے پاؤں (چلتے چلتے) زمین پر نہ دھمکیں کہ (لوگوں کو) ان کے سنگار کی خبر ہو جس کو وہ چھپاتی ہیں اور مسلمانو تم سب مل کر اللہ کی درگاہ میں (بری باتوں سے جو جاہلیت کے زمانہ میں ہوا کرتی تھیں) توبہ کرو اس لیے کہ تم مراد کو پہنچو۔

اللہ تعالےٰ نے ان دو آیتوں میں مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظر کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ورنہ بڑی برائی زنا وغیرہ کا خطرہ ہے جس پر مسلمانوں کے درمیان بہت بڑے فساد مرتب ہوتے ہیں اس لیے کہ نظر کا اطلاق دل کی بیماری کے وسائل میں ہے جس سے برائی واقع ہوتی ہے۔

اور نظر کو نیچا رکھنے سے امن اور سلامتی کا معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

اسی لیے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے (قل للمومنین یغضوا من ابصارہم) کہ نظر کو نیچی رکھنا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا مومنوں کے لیے دنیا و آخرت میں عمدہ اور اچھی بات ہے نگاہ اور شرمگاہ دنیا اور آخرت میں قہر اور عذاب خداوندی کے بڑے سبب ہیں۔

ہم اللہ تعالےٰ سے اس کے قہر اور عذاب سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

میں (اللہ) اس سے باخبر ہوں۔ اللہ تعالےٰ سے باریک سے باریک پوشیدہ چیز بھی پردہ میں نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کو اپنی حرام کردہ چیزوں کے ارتکاب سے روکتے ہیں اور شریعت سے اعراض کرنے سے ڈراتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ انسان کے ہر برے اور اچھے فعل کو جانتے اور دیکھتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:
یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ) کہ وہ (اللہ) ہر آنکھ کی خیانت اور جو چیز سینوں میں مخفی ہے اس کو جانتا ہے۔ دوسرے مقام پہ ارشاد ہوتا ہے:
وَمَا تَکُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیْکُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ۔ اے پیغمبرؐ تو کسی حال میں ہو کوئی بھی کام کرتا ہو اور قرآن میں سے کچھ بھی پڑھ کر سنائے اور (اے لوگو) تم کوئی بھی کام کرو جب تم اس میں لگے رہتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں اور تیرے مالک سے چیونٹی برابر کوئی چیز چھپی نہیں۔

پس بندے پر واجب ہے کہ اپنے مالک سے ڈرے اور اس سے معصیت کرنے کی حالت میں حیا کرے کیونکہ وہ اس کو اس حالت میں دیکھ رہا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں گم ہو جائے جو اس پر واجب کر دی گئی ہے

پھر اللہ سبحانہٗ تعالےٰ فرماتے ہیں وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ پس اللہ تعالےٰ نے مومنہ عورتوں کو حکم دیا ہے کہ اپنی نظروں کو نیچا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے فتنوں کے اسباب سے بچاؤ ہے۔ جیسے کہ مومن مردوں کو بھی اپنی نظر کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کو عصمت اور سلامتی کے اسباب کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پھر مولا کریم فرماتے ہیں وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) حضرت عبداللہ بن مسعود (مَا ظَهَرَ مِنْهَا) کا معنیٰ ظاہری لباس کرتے ہیں

پس ان سے درگزر کیا گیا۔

تو اس سے حضرت عبداللہ رضؓ کی مراد وہ لباس ہے جس میں بناؤ سنگار اور فتنے کا ڈر نہ ہو اور جو تفسیر عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ مَا ظَهَرَ مِنْهَا سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں جو کہ اس پردہ والی آیت سے قبل عورتوں کی حالت پر محمول تھیں۔

اب اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے عورت کو پاؤں سے سر تک سراپائے حجاب بننا واجب کر دیا ہے جیسا سورہ احزاب کی گزشتہ آیات سے ظاہر ہے۔

یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا موقف حضرت علی بن ابی طلحہ کی وہ روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے کسی حاجت کے لیے نکلیں تو اپنے چہروں کو اپنے سر کے اوپر سے چادر لیکر ڈھانپیں اور ایک آنکھ کو کھلی رکھیں اور اسی موقف کو شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ اور دیگر اہل علم نے اختیار کیا ہے اور تحقیق وہی حق ہے جس میں کوئی شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

اب رہی وہ روایت جو امام ابو داؤدؒ نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ رضؓ سے بیان کی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضؓ ہم پر اس حال میں داخل ہوئیں کہ اس پر باریک کپڑا اوڑھا ہوا تھا تو نبی علیہ السلام نے حضرت اسماء رضؓ کو دیکھ کر اپنا رُخ انور تبدیل کر لیا اور فرمایا کہ: (يَا أَسْمَاءُ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا) اے اسماء جب عورت بالغ ہو جاتی ہے تو اس کے لیے درست نہیں ہے مگر یہ اور یہ اور نبی علیہ السلام نے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔ (یعنی عورت چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ سارے جسم کو چھپائے۔)

پس اس حدیث کی سند ضعیف ہے نبی علیہ السلام سے منقول نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کے راوی خالد بن جو حضرت عائشہ رضؓ سے روایت

کرتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے سُنا ہی نہیں لہذا یہ سند منقطع ہوئی اس لیے امام ابو داؤد رحؒ نے اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ خالد کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ثابت نہیں اور اس میں سعید بن بشیر راوی بھی ضعیف ہے اور اس کی روایت کو حجت نہیں بنایا جا سکتا۔ اس روایت میں یہ دوسری علت ہوئی۔ تیسری یہ کہ یہ حدیث عن عن سے ہے، قتادہ جو کہ خالد بن دایک سے جو روایت کی وہ مدلس ہے۔

چہرے اور ہاتھوں کے سنگارنے سے جو فتنہ اور فساد مرتب ہوتا ہے وہ تو معلوم ہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا فرمان جو پہلے گزر چکا ہے کہ (وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ) کہ جب تم ان سے کسی چیز کا سوال کرو تو سوال پردے کے پیچھے کیا کرو۔

اس حکم سے کوئی چیز بھی مستثنیٰ نہیں ہے اور یہ آیت بھی محکمہ ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا واجب ٹھہرا اس میں تطویل کرنا اور اس کے ماسوا کو اس پر محمول کرنا ہے۔

اس حکم میں تمام مومنہ عورتیں داخل ہیں خواہ امہات المومنین رضؓ ہوں یا عام مسلمانوں کی عورتیں ہوں، سورۂ نور میں گزر چکا ہے۔ جو اس طرف راہنمائی کرتا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ نے بوڑھی عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ ان کو اجازت ہے کہ وہ پردہ اتار سکتی ہیں مگر اس کی دو شرطیں ہیں:

(۱) یہ کہ نکاح کرنے سے ناامید ہوں

(۲) زیب و زینت اور بناؤ سنگار نہ کریں گی۔

اس بات پر گفتگو ہو چکی ہے۔

مذکورہ آیت کریمہ ظاہر محبت اور قاطع برہان ہے عورتوں کے سفر اور بناؤ کرنے کی حرمت پر۔

موجودہ ماحول میں عورت کا وسیع پیمانے پر بناؤ سنگار اور حسن کو دوبالا کرنے کا رواج کسی پر مخفی نہیں ہے۔

ہمیں ایسے ذرائع کو مسدود کرنا اور وسائل کو ختم کرنا ہے جو کہ فتنہ و فساد کی طرف پہنچانے والا ہے واجب ٹھہرا۔ فحاشی کا ظہور بڑے فساد کا موجب ہے اور فساد کے بڑے اسباب میں سے مردوں کا عورتوں کے اختلاط اور خلوت اختیار کرنا اور غیر محرم کے ساتھ عورت کا سفر کرنا بھی ایک سبب ہے۔

نبی علیہ السلام نے سچ فرمایا:

لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)

ترجمہ: کوئی عورت بغیر کسی محرم کے نہ تو سفر کرے اور نہ ہی کوئی مرد بغیر عورت کے کسی محرم کے اس کے ساتھ خلوت اختیار کرے۔

مرد کا کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اور عورت کا کسی غیر محرم مرد کے ساتھ سفر کرنے میں اس بات کا خوف ہے کہ جب غیر محرم مرد اور عورت خلوت اختیار کرتے ہیں تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے جو اصل برائی کروانے کا موجب بنتا ہے۔ اس لیے نبی علیہ السلام نے فرمایا:

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ الشَّيْطَانُ ثَالِثَهُمَا۔

اور شارع علیہ السلام فرماتے ہیں:

لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ زَوْجًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ۔

کوئی مرد کسی عورت کے پاس اس کے خاوند یا اور کسی ذی محرم کی عدم موجودگی میں شب گزاری نہ کرے۔

ان احادیث کو امام مسلمؒ نے اپنی صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔

پس اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ اور اپنی عورتوں پر کنٹرول کرو

اوران کو کسی ذو محرم کے علاوہ سفر کرنے کی ہرگز اجازت نہ دو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے کسی غیر محرم کے ساتھ سفر کرتے، بناؤ سنگار کرنے اور اپنے حسن کو ظاہر کرنے کو حرام کیا ہے۔

یہ سب چیزیں اللہ تعالےٰ کے اعداء (دشمنوں) یہودی، عیسائی اور دیگر کفار کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں اور جو ان کی مشابہت اختیار کرے گا وہ ان سے ہوگا اور یہ بھی جان لو کہ جو آدمی ان سب چیزوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر یا علم ہونے کے باوجود روکے گا نہیں بلکہ خاموشی اختیار کرے گا وہ بھی ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالےٰ کے غضب اور عذاب کو (نافرمانی کرکے) دعوت نہ دو بلکہ اس کے غصے اور سزا سے بچ جاؤ۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس شر سے محفوظ فرمائے۔ کیونکہ یہ بہت بڑے واجبات ہیں اس لیے مردوں کو عورتوں کے ساتھ خلوت اور اپنے محرم کے علاوہ سفر کرکے بڑے فتنے اور فساد کے وسائل کو دعوت دینا ہے۔ نبی علیہ السلام نے صحیح فرمایا ہے۔

مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

کہ میں مردوں کے لیے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں چھوڑے جارہا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا:

ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء

کہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے تحقیق اللہ تعالےٰ نے تم کو اس دنیا میں اپنا جانشین بنایا پس وہ دیکھ رہا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو پس دنیا سے بھی ڈرتے رہنا اور عورتوں سے بھی ڈرتے رہنا کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے اوّل رونما ہونے والا فتنہ عورت ہی تھی۔

شارع علیہ السلام فرماتے ہیں۔

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ

بہت سی عورتیں جو دنیا میں لباس کو زیبِ تن کرنے والی ہیں قیامت کے دن برہنہ ہوں گی۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا:

دو صنفیں (قسمیں) اہلِ جہنم سے ہیں ان دو صنف سے عورتوں کے علاوہ میں کسی کو نہیں دیکھ رہا۔ کپڑا پہننے کے باوجود ننگی، مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی اور ان کے سر جیسے بختی اونٹ کی کوہان کی طرح، وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی۔ اور آدمیوں کے ہاتھوں میں گائے کے کی مثل کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو مار رہے ہوں گے۔ یہ بہت بڑی ڈانٹ ہے ایسی عورتوں کے لیے جو کسی غیر کے لیے بناؤ کرتی ہیں اور محرم کے علاوہ سفر کرتی ہیں کپڑا باریک اور چھوٹا پہنتی ہیں، حق اور عفت سے بے توجہی اور لوگوں کو باطل کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔

اور لوگوں پر ظلم اور زیادتی کرنے والوں کے لیے بہت بڑی ڈانٹ ہے اور ایسے لوگوں کے لیے وعید ہے جو ان چیزوں کے مرتکب ہو کر جنت سے محروم رہے جاتے ہیں، اس سے ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت چاہتے ہیں،

دیگر مفاسد کے علاوہ سب سے فساد یہ ہے کہ بہت سی عورتوں کا کافرہ اور یہودیہ اور عیسائیہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ اور ان کی مشابہت میں چھوٹے کپڑے اور باریک کپڑے پہننا اور اپنے حسن اور بالوں کو ظاہر کرنا ہے۔

ان کے متعلق نبی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جس نے بھی جس قوم کی مشابہت (نقل) اختیار کی قیامت کے دن اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا۔

جو اس مشابہت سے نتیجہ مرتب ہوتا ہے وہ معلوم ہو گیا کہ چھوٹے

کپڑے پہننا ایسے کپڑے پہننے والی عورت درحقیقت ایسی عورت کی مشابہت کر رہی ہے جو ننگی رہتی ہے ایسا کرنا فساد اور فتنہ سے خالی نہیں۔ یہ دین کی کمزوری، حیا کی کمی کا نتیجہ ہے۔ پس ایسی حرکات سے حد درجہ ڈرنا چاہیئے اور ایسا کرنا (یعنی بچنا) واجب ہے اور اپنی عورتوں کو ایسے کاموں سے روکنا واجب ہے اور اس معاملہ میں سختی کرنی چاہیے کیونکہ اس سے تساہل برتنا بڑے فساد کا موجب ہے۔

چھوٹی بچیوں کے بارہ میں ذرہ برابر بھی کوتاہی جائز نہیں کیونکہ ان کی بچپن کی زندگی کی تربیت دراصل جوانی اور پوری زندگی کی بنیاد ہوتی ہے اگر بچپن میں ان کی صحیح تربیت نہیں کی جائے گی تو وہ بڑے ہو کر بہت بڑے فتنے اور فساد میں مبتلا ہو جائیں گی وہ انمٹ فتنے جو خوفناک ہیں اور جن میں بڑی بڑی عورتیں واقع ہو چکی ہیں۔

اے اللہ کے بندو! اللہ تعالےٰ سے ڈر جاؤ اور رُک جاؤ اس چیز سے جو تم پر حرام کر دی گئی ہے۔ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ حق بات کی نصیحت کرو اور اس پر تکلیف آنے پر صبر کرو اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ تم سے سودا کرنے والا ہے اور تمہارے اعمال کی تم کو جزا دینے والا ہے۔

واللہ احکم الحاکمین، متقین، صبر اور نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے، پس صبر کرو اور صبر کے ذریعہ بُرائی پر غلبہ حاصل کرو۔

اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ سے ڈر جاؤ اور نیکی کرو تحقیق اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ امور کے والی، امراء حکمار اہل قضاء، علمار اور انجمن کے رؤسا اور انجمن کے ممبروں بڑا اور واجبی حق ہے۔ ان کے علاوہ دیگر لوگوں پر بھی واجب ہے، خاموش رہنے میں بہت بڑا خطرہ ہے اور ان میں سے جو (ان حرکات کو دیکھ کر) خاموش رہے اور خاموش

رہنا بھی بہت بڑا فتنہ ہے اور لیکن بُرائی کا انکار کرنا ان انجمنوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا فرض ہے خصوصًا بڑے لوگوں کا اور عورتوں کے خاوندوں اور ولیوں کا اس بُری بات سے انکار کرنا اور بُرائی کے خلاف جاسوسی اور سختی سے نوٹس لے شاید کہ اللہ ہم سے یہ بلا اُٹھالے اور ہمیں اور ہماری عورتوں کو سیدھی راہ کی ہدایت دے۔

نبی علیہ السلام سے صحیح طور پر مروی ہے مَا بَعَثَ اللّٰہ من نبی الا کان لہٗ من امتہ حواریون و اصحاب یاخذون بسنتہ و یھتدون بامرہٖ ثم انما تخلف من بعد خلوف یقولون مَا لا یفعلون و یفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھدھم بیدہٖ فھو مؤمن و من جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن و من جاھدھم بقلبہ فھو مومن ولیس وراء ذٰلک من الایمان حبۃ خردل۔

کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے اس کے ساتھ اس کی امت (ماننے والوں) میں سے کچھ اس کے دوست اور اس کے مددگار ہوتے ہیں جو اس کی سنت کو اپنانے والے اور سنت کو لوگوں تک پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ پھر بعد میں وہ زمانہ آتا ہے کہ ہر آنے والا وہ بات کہتا ہے جس پر اس کا خود عمل نہیں اور کرتا ہے وہ کام جس کا اس کو حکم نہیں ہے۔ پس جس شخص نے ایسے لوگوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے ان سے اپنی زبان کے ساتھ جہاد کیا وہ بھی مومن ہے اور جس نے ان سے اپنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہے آخری درجہ کے نیچے ایمان کا کوئی درجہ رائی کے دانہ کے برابر بھی نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے دین کی مدد کرے اور دین کو غالب اور بلند کرے اور ہمارے امور کے حاکموں کی اصلاح فرمائے اور ان کے ذریعہ فساد کو ختم کرے اور ان کے ذریعے حق کی امداد فرمائے آمین

رنگ و بو کے دیوانو سنو!

دنیا کی یہ دلفریبیاں ہمیشہ نہیں رہیں گی!
جوانی کی یہ بہاریں سدا ساتھ نہ دیں گی!

ایک وقت آئے گا کہ جب،

اٹھتے ہوئے یہ ہاتھ ڈھلک جائیں گے،
یہ چمکتی آنکھیں پتھرا کر چڑھنے لگیں گی!

اُس وقت،

- یہ ڈگریاں و سرٹیفکیٹس، یہ دوست و احباب کام نہ آئیں گے۔
- اس وقت کی جیت ——— ہمیشہ کی جیت ہوگی۔

اور

- اس وقت کی ہار ——— ہمیشہ کی ہار ہوگی۔

لہٰذا اُس وقت کے آنے سے پہلے سمجھ لو کہ،

دنیا کی بربادی اور آخرت کی رسوائی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور یہ ہمارا نہیں بلکہ ہمارے اور تمہارے مالک کا بتایا ہوا طریقہ ہے "زمانے کی قسم! درحقیقت انسان سخت خسارے میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی تلقین و صبر کی نصیحت کرتے رہے"

تو اے لوگو!!

[illegible] پر، جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے۔
[illegible] صرف وہی داتا، دستگیر، غوث اور مشکل کشا ہے۔
[illegible] کا وہی ایک مستحق ہے اور اس کا

پھر [illegible] ﷺ پر، جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے،

- کہ وہ اللہ کے آخری نبی، خاتم المعصومین اور افضل البشر ہیں۔
- آپ ہی ہمارے رہبر و رہنما، وہی قائد اعلیٰ و قائد اعظم ہیں۔

پس ان کی ہر بات لازم اور ہر سنت سند آخر ہے۔ ہر بدعت گمراہی اور قابل نفرت ہے۔

ہماری نجات کیلئے کتاب اللہ اور سنت رسول قیامت تک کیلئے کافی ہے۔

ہمارا کسی بھی فرقے سے کوئی تعلق نہیں، ہم صرف اور صرف مومن و مسلم ہیں اور کفر و شرک سے بھری زمین پر الا واحد کا پرچم سربلند کرنے کے متمنی۔

- ہے کوئی ایسا جو شرک کو مٹانے اور توحید خالص کو پھیلانے کے لئے ہمارا ساتھ دینے پر تیار ہو ——— ؟